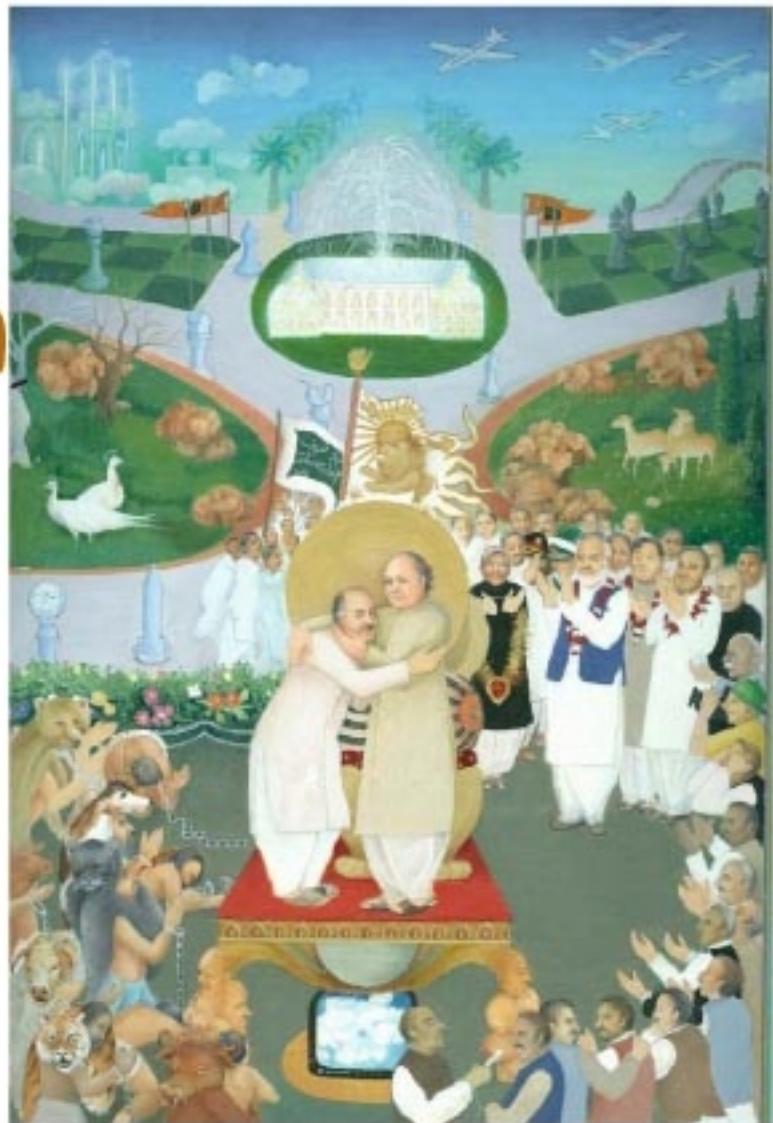


”پارٹیشن“ ہندوپاک آرٹ کی روح کی غماز ایک نمائش

لی آثار ہیون

جنوب ایشیائی فنکاروں کی
شوخ رنگوں، لطیف تجھیات اور
محنت شاقہ سے تیار کی گئی
تصویروں کی نمائش



سائزہ وسیم 'پادشاہ نامہ' ۱۹۹۹ 'گواش' وائلی پیپر بریہ پینٹنگ
تین تصویروں والی سیریز میں سے ایک ہے۔

وائشن: شوخ رنگوں، لطیف تجھیات، محنت شاقہ سے تیار کئے
گئے تصویرچوں اور کافیوں اور کافی پوشش شیبیوں کے دکش اور
چاڑب لگاہ، منظر کو اگر کوئی نام دیا جاسکتا ہے تو وہ ہے ”پارٹیشن“۔ یہ
درامیل ہندوپاک کی عصری پیٹنگز کی اک منفرد نمائش ہے جس کا
انعقاد ایشیا سوسائٹی وائشن نے اور جس کا اہتمام کوئی باک نے
کیا ہے۔ یہ تمام روشنی تصویریں جنوب ایشیائی تہذیب و فقہ کی
بہترین عکاسی کرتی ہیں۔

نماں کا مقصد، ہندوستان کی وہ خوبیوں میں تقسیم کی تاریخ وار
سرگزشت یا ان کرنے سے کہکش زیادہ ”روح کی“ میں گھرائیوں میں تقسیم
ڈلن سے پیدا شدہ کرب و احتراپ کی خلاش ڈھون ہے۔ ”ہر طبقے سے
آزادی حاصل کرنے کے وقت، ۲۷ مئی ۱۹۴۷ء میں ہندوستان اور پاکستان
کے مابین تقسیم ہند کے سبب برپا ہونے والے تھے وہ میں لاکھوں لوگوں
وہتے ہوئے گئے جب ہندو ہندوستان کی جانب اور مسلمان پاکستان کی



احسن جمال فار آفس یوز اونلی ۲۰۰۳ 'واصلی اور بورڈ' پر بنایا گیا۔

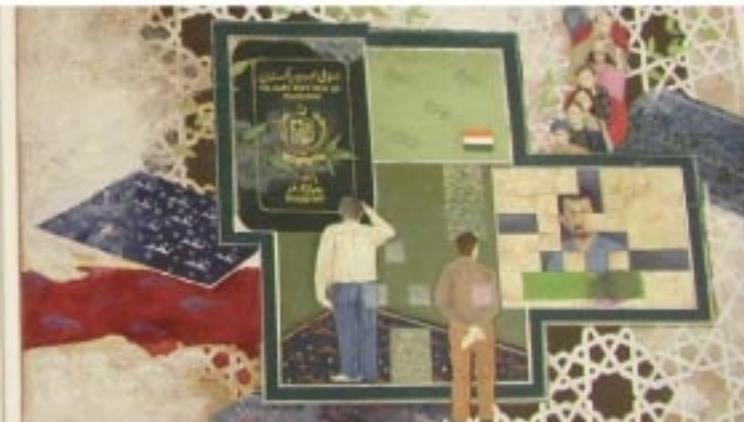
باک" ہندوستان اور پاکستان کی تحقیقات کی جھک" دکھانے کی چاپ روایا دواں تھے۔ اس کے مطابق اور نہ جانے کئے افراد اس افرانفری سے بھر پور بھرت کے ٹکڑا ہو گئے۔ نہ جانے کئے خاندانوں کا شیر ازہ منظر ہو گیا اور آزادی کے بعد کے چند یوں میں، آپاریوں کے چالے کے دوہاں ایک کرد چالیس لاکھ افراد گمراہے گئے۔ تھیم کے گہرے نشانات جنوبی ایشیا کے پاکستان کی روح پر بیٹھ ہو گئے جس کی جملک مرحد کی روپوں چاپ کے ان واب میں شامل ہیں۔

بندپاک تجربات کے خلاف پہلوؤں کی عکاسی کی۔ پاکستانی پیش کش میں سیاہ گلرمنڈی غالب تھی جب کہ ہندوستانی شاہکاروں میں نہیں اور وہ حاتی قدر ریس جلوہ گر تھیں۔ مہتمم کوئی باک کے بقول، ہندوستان کی پہبند پاکستان میں، سیاہ بیانات کے سارہ و سکم لامہ، پاکستان کی ایک ماہر تصویریہ سازیں جانپناہی ایجاد کئے تصویریوں کا استعمال قدر نہ زیادہ ہتا ہے۔

ہمارت و صلاحیت کا استعمال سیاہ شرح میں کرتی ہیں۔ انہوں نے انہوں نے کہا، "جنوبی ایشیاء میں عصری فنی تحریک نے، اپنی تحقیقات پاکستان نا اسلام (1999) اور پاکستان اسلام (1999) میں،

گذشتہ چار سالوں میں زبردست پیش رفت کی ہے۔" یہی وجہ ہے کہ وہ اس نمائش کو بروقت درج مل کھینچ ہیں۔ انہوں نے کہا، طوفانیں کا نشانہ ہیلائے ہے۔ انہوں نے کہا، "علماء اور فویحی الشریف کی تصویریں اس قدر دیدہ دریزی اور اچانک پاک

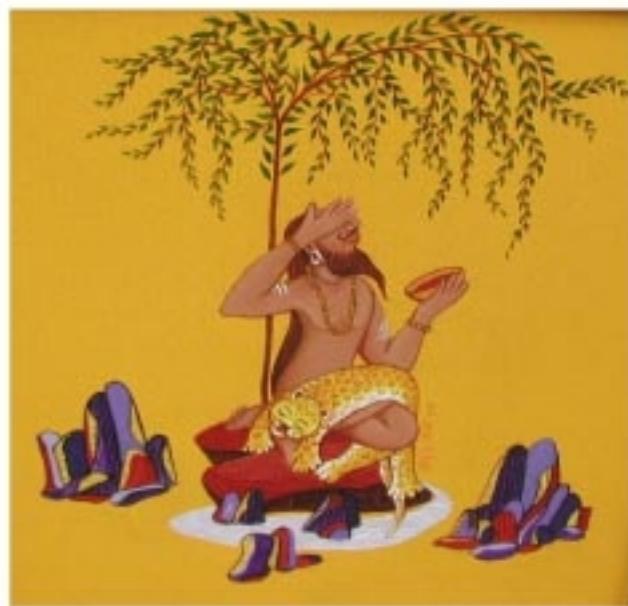




حسنات محمود، بے عنوان ۲۰۰۶، اصلی پر گواش اور بیبیر کو لاچ

تینی سے بھائی ہیں کہ انہیں آسمانی سے پہنچانا جا سکتا ہے۔ جزل پوری مشرف نے اکتوبر ۱۹۹۹ میں، کسی خوزیری کے بغیر فواز شریف حکومت کا تخت پلٹ دیا تھا۔ سارہ و دیم کے پادشاہ ناماذل میں انہیں ایک نامہ عاملے کے ساتھ دکھایا ہے۔ ان کی حقیقت کرکت تھی (۲۰۰۳) نے ہندوپاک کے باہم ایک کرکت تھی کے ساتھ بھی وہی سلوک رکھا کہا ہے جس میں انہوں نے اسے ابطال ملکوں کے آپسی تعلقات کے تینی ایک استوار کی حیثیت سے استعمال کیا ہے۔ وہم، قاب و نظر کو برداشت نہیں والی اپنی خیال آفرینی کے سبب مشہور و معروف ہے۔ یہ حقیقت ان کی آڑ کنگوئری سے منکش ہے۔ اس میں انہوں نے خامدان کی عزت و آہمی پر یقین لگانے کی پاداش میں عورتوں اور بزرگوں کے لئے کی جا بوج توجہ مرکوز کرائی ہے۔ پاکستان کی قبی تاریخ نویس اور ناقہ ہدیہ علی نے لکھا ہے، ”ویم نے ایسے موضوع کی جانب توجہ مہذوں کی ہے جس کے پارے میں ان کا خیال ہے کہ ملک میں پیش روگوں نے ہے نظر انداز کر دیا ہے۔“

چھوٹو لال کا تھل اس راجستھان سے ہے ہے ہے ہندوستان میں تصویری چون کا مرکز صور کیا جاتا ہے۔ چھوٹو لال اپنے ملک کی روحانی القدار اور روابیات سے بے حد تاثر ہیں، ”عقل، جسم اور روح کے درمیان رہا۔“ تھل پر تینی ان کی حقیقتات ہندو هرم کی مقدس کتابیوں، آنپھدوں اور بکھود گیتا کے شکوہوں کی جدید تحریع لگتی ہیں۔ (الٹاپیٹر ۲۰۰۶)، ”عقل سیر یہاں توں (۲۰۰۵)، ”عقل دو تم (۲۰۰۶) روحانی قوت (۲۰۰۶) اور اپاہی جیتن (۲۰۰۶)۔“ غرضیک ان کی تمام حقیقتات اسی تکروز خیال کے سور پر رقص کرتی ہیں۔ اس میں بچھے بیویوں پر ایک گدھہ کھڑا ہوا ہے اور ایک راجھوت شہزادہ، تکوں سے ”بھلی“ انا، پر جلوہ افزود ہے۔ چھوٹو لال بیک رگوں اور ہندوی ملکوں کا انتہائی دکش استعمال کرتے ہیں۔ پاکستانی فنکار احسن جمال اپنی سریز ”صرف فخری استعمال کے



لعلی لافت ہیزی اسٹوری ۲۰۰۶
ایکریلک آن کینوس اینڈ ووڈ۔



چھوٹو لال
ہاور آف دی سول ۲۰۰۶
ہینن میڈ بیبیر
بر گواش۔

اخباری تراشون اور شاعری کے اقتباسات پر مشتمل ہوتی ہیں جیسا کہ Untitled (۲۰۰۶) میں۔ گھومنہ لاہور میں واقع نیچل کالج آف آرٹس میں تصویر چوں کی تصویری کشی پر حادثہ ہے۔ یہ واحد قلمی اداوارہ ہے جہاں مغل طرز کی تصویری چسازی میں ذگری کو رس کا لٹھ رہے ہیں، اُن گروکل میں اساز کے قدموں میں بیٹھ کر وہ اپنی طور پر سکھا جاتا ہے جہاں طلبہ اور استاذ ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ حال ہی میں میک آرٹ "جیٹیس" گرافٹ پانے والی شاپ پر سکھدے ہیں، وہیم، جمال اور گھومنہ کی طرح لاہور میں نیچل کالج آف آرٹس سے ذگری حاصل کی ہے۔

ہندوستانی فنکار و میرین تاورنے تو گویا اپنی تخلیقات سے نیکی کو مکمل بنادیا ہے۔ اپنی سیریز "ہرزندگی کی اپنی ایک کہانی" ہوتی ہے کی تخلیق میں انہوں نے کیوں اور کیسی پر اکٹھ بیکس کا استعمال کیا ہے۔ تاورن جو بڑی پیشگز کے لئے جانے پہنچائے جاتے ہیں، اس نمائش کے لئے چھوٹے کیوں پر صورتی کے لئے راضی ہو گئے ہیں۔ ان کے شہ پارے میں عاشق و مشوون کی ملاقاں توں کو، ایک گروکھ پر حادثے ہوئے اور زندگی کے دوسرے حادثات و حادثات کو دکھایا گیا ہے۔ تاورنے لکھا ہے، "بھرپور طریقے سے چینی کا اور خود اپنی کہانی لکھنے کا نام زندگی ہے کیونکہ ہرزندگی اپنے جلوس ایک کہانی رکھتی ہے۔"

ہاک کے بقول، "یہ فنکار جنوبی ایشیاء کے باہر اس قدر تجھل دیکھوں گئیں ہیں"، حالانکہ وہیم اور گھومنہ اپنی تخلیقات کی نمائش نجیبارک کی گلزاریوں میں کرچکے ہیں جہاں جنوب ایشیائی فن بتدین مقبول ہو رہا ہے۔ سادہ تھہ بیڑا کشن ہاؤس کے مطابق، حال میں ہوتے والی نیلامیوں میں جنوب ایشیاء کے سفر نیکاروں کی تخلیقات اوس طامنے ۵۰،۰۰۰ سے لے کر ۲۰۰،۰۰۰ ڈالر میں فروخت ہوئی ہیں۔ سمجھوں میں مشہور نیکاروں کے شہ پارے تو اور بھی گراس ہوتے ہیں۔ واپسی کے باشدے کوئی کی فن سے تھجی واپسی کے اس نمائش کے انتہام کو بال و پر عطا کئے ہیں۔ وہ جنوب ایشیاء کی مزیدی تخلیقات، امریکی دارالحکومت میں دیکھنے کے خواہیں نہیں۔

لی آڑیوں یو انس آئی این ایف او میں اضاف رائٹ اور اعنین کی سائبیں مدیر ہیں۔



لے جس میں قسم کوہنوسوں نظریتے ہیں۔ "پیشگز کے ساتھ ساتھ تصویر چوں کا یہ تخلیق کرنے کے لئے مغل طرز کی صورت گری کا استعمال کرتے ہیں اس طرح یہ کام اسی احراج ہے۔" ہندو، گھومنہ گھنیش کی تصویر کشی۔ شادی میں وحشت (شادی کی ہر رخ کا تھن، ۲۰۰۶)، شری گھنیش اول (۲۰۰۶)، شری گھنیش دوم (۲۰۰۶)، بہریں ناطاطی اور سرخ رگوں کا حسین احراج ہے۔

گھومنہ سواری (۲۰۰۶) اور گل بہست را دھا (۲۰۰۶)، قدری لوک ارٹ کے موضوع پر بہل گئی ہیں جن میں گھومنہوں، بھوٹوں اور گروتوں کا یہ چدید رنگ و آپک میں دکھایا گیا ہے۔ وہ ہاتھ سے بننے پارے کا غذہ پر بڑی محنت سے گل کاری کرتے ہیں، اس کے بعد ہر ہفتے ہیں اتوان کے قدم آگے بیٹھتے اور وہ بھویجت ہو کر کھڑے کے کھڑے ہجاتے ہیں۔

چھوٹو لال کی طرح، رامیشور منگھ نے راجستان کی اودے پوری بخوشی سے گردبیش کیا ہے۔ ایک بیک چڑھے کیوں پر ان کی رخ خرخ روغنی تصویریں، شوغ لال، ہرے اور پیلے رگوں میں ہندوستان کی لوک رولیات کی عقاید کرتی ہیں۔ ایک پسندیدہ